دوراہے کی یاد

شبستانِ غمِ ہستی میں تیرے دکھ کے پہلو سے
لپٹ کر خوب رویا میں

غمِ جاناں بتا آنا
غمِ دوراں سے ہو آنا
شعورِ ذات کے صحرا میں آ کر خیمہ زن ہونا
وجودِ آدمِ خاکی کے ماخذ کو سمجھنے میں مگن ہونا
حقیقت کے نہاں پردوں کو خود سے چاک کرنے کی لگن ہونا
نصیبہ ہے

https://emad-ahmad.com/

نصیبے کی بہت اونچی چٹانوں سے گزر آیا
زمانوں سے گزر آیا
مکانوں سے گزر آیا
سبھی حسّی مصائب سے، گمانوں سے گزر آیا
زمیں کی کوکھ سے اور آسمانوں سے گزر آیا

مگر ایسا سفر جس کا کوئی انجام مشکل ہو
کوئی منزل نہ سنگِ میل ہو
پھر نام مشکل ہو
وہاں گر کوئی ایسا ماپ ہے جو یہ بتاتا ہو
کہ کتنے ماہ و سال آئے
کہ کتنے سنگِ میل آئے
برس کتنے غموں کی ہر پرت کو دیکھنے، ترتیب دینے میں گزر پائے
تو ایسا ماپ بس آغازِ منزل کی نشانی ہے

https://emad-ahmad.com/

جہاں سے بات کھلتی ہے
جہاں سے ذات کھلتی ہے
کہ میں کس گام پر تھا اور کس رستے پہ چلتا تھا
کہاں رہتا تھا آخر کون سی بستی کا باسی تھا
کہ میں کس موڑ سے کیسے مڑا تھا، کیوں مڑا تھا جو
غمِ جاناں سے ہو آیا
غمِ دوراں بتا آیا
میں ایسی دور جا آیا

https://emad-ahmad.com/

اک ایسے موڑ، ایسی راہ پر یہ میرا من کیوں تھا
شعورِ ذات کے صحرا میں آ کر خیمہ زن کیوں تھا
وجودِ آدمِ خاکی کے ماخذ کو سمجھنے میں مگن کیوں تھا
سو اس آغازِ منزل کی نشانی میں سمٹ کر ایسے سویا میں
شبستانِ غمِ ہستی میں تیرے دکھ کے پہلو سے
لپٹ کر خوب رویا میں